بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

سالانہ قیمت پیشگی [illegible]

الحکم

ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۲۷	دار الامان قادیان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء	جلد ۵

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۱ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء

"اپنی جماعت کو کچھ نصیحتیں"

بجائے خود مرض طاعون عذاب شدید ہے دوسرا قانون اس پر سخت ہے* جو دوسرا عذاب ہے اور مرض سے بھی بڑھکر ہے عورت ہو یا بچہ ہو الگ کیا جاتا ہے اور گھر کو خالی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس مرض اور اس کے قانونوں پر غور کرکے میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا اور میں نے تہجد میں اس کے متعلق دعا کی تو **الہام** ہوا۔ **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم**۔ اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام جو ہوا تھا کہ **کون کہہ سکتا ہے اے بجلی آسمان سے مت گر** شاید اسی سے متعلق ہو میں تمھیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالے ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ **استغفار** عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالے فرماتا ہے **ما کان اللہ لیعذبہم وہم یستغفرون** اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ مبتلا شدہ کو علحدہ رکھا جائے گویا وہ لوگ جو علحدہ کیئے جاویں گے قبروں ہی میں ہوں گے امیر و غریب مرد و عورت بوڑھے جوان کا کوئی لحاظ نہ کیا جاویگا اس لئے خدانخواستہ اگر کسی ایسی جگہ طاعون پھیلے جہاں تم میں سے کوئی ہو تو میں تمھیں ہدایت کرتا ہوں کہ

گورنمنٹ کے قوانین کی سب سے پہلے اطاعت کرنے والے تم ہو۔

اکثر مقامات میں سنا گیا ہے کہ پولیس والوں سے مقابلہ ہوا۔ میرے نزدیک گورنمنٹ کے قوانین کے خلاف کرنا بغاوت ہے جو خطرناک جرم ہے ہاں گورنمنٹ کا بے شک یہ فرض ہے کہ وہ ایسے افسر مقرر کرے جو خوش اخلاق۔ متدین اور ملک کے رسم و رواج اور مذہبی پابندیوں سے آگاہ ہوں۔ غرض تم خود ان قوانین پر عمل کرو۔ اور اپنے دوستوں اور ہمسایوں کو ان قوانین کے فوائد سے آگاہ کرو۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ دعاؤں کا وقت یہی ہے معلوم ہوتا ہے اس وبا نے پنجاب کا رخ کر لیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک متنبہ اور بیدار ہو کر دعا کرے اور توبہ کرے قرآن شریف کا منشا یہ ہے

* یہ قانون اب نہیں رہا بلکہ اس میں ترمیم ہو چکی ہے۔ ایڈیٹر

کہ جب عذاب سر پر آ پڑے پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی اس لئے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کردے توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔

جب بلا سر پر آ پڑے تو پھر اس کا مزہ چکھنا ہی پڑتا ہے چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اُٹھنے کی کوشش کرے اور پانچوقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک قسم کی خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقوی اختیار کریں اخلاق کی تہذیب کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما و اسیرا یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اُسے برا نہ معلوم نہ ہو کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے دل شکنی نہ کی جاوے جماعت میں باہم جھگڑے فسادنہ ہوں دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بیجا فخر کرکے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہیئے جو بد اخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے وہ بھی اچھا نہیں ہماری جماعت کے ساتھ لوگ مقدمہ بازی کا صرف بہانہ ہی ڈھونڈتے ہیں لوگوں کے لئے ایک طاعون ہے ہماری جماعت کے لیئے دو طاعون ہیں اگر کوئی جماعت میں سے ایک شخص بُرائی کرے گا تو اُس ایک سے ساری جماعت پر حرف آئے گا دانشمندی۔ حلم اور درگذر کے ملکہ کو بڑھاؤ۔ نادان کسی نادان کی باتوں کا جواب بھی متانت اور سلامت روی سے دو۔ یاوہ گوئی کا جواب یاوہ گوئی نہ ہو میں جانتا ہوں حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم میں بھی کچھ ایسی ہی حکمت عملی تھی کہ اگر ایسا نہ کرتے تو روز ماریں کھاتے پھرتے۔ رومیوں کی سلطنت تھی یہود کے فقیہ اور فریسی اُس کے مقرب تھے اسوقت اگر وہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال نہ پھیرتے تو روز ماریں کھایا کرتے اور روز مقدمے ہوتے باوجودیکہ وہ ایسی نرم تعلیم دیتے تھے پھر بھی یہود اُنھیں دم نہ لینے دیتے تھے۔ اُسوقت کی موجودہ حالت انجیل کی تعلیم ہی کو چاہتی ہوگی اسوقت ہماری جماعت کی حالت بھی قریباً ویسی ہی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ مارٹن کلارک عیسائی کے مقدمہ میں محمد حسین نے بھی اُسی کی گواہی دی اب سمجھلو کہ قوم سے بھی کوئی امید نہیں ہے رہی گورنمنٹ اسکو بھی بدظن کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ کسی حد تک معذور بھی ہے اگر خدا نخواستہ وہ بدظن ہو کیونکہ وہ عالم الغیب نہیں ہے۔ اس لئے ہم کو اکثر مرتبہ گورنمنٹ کے حضور خاص طور پر میموریل بھیجنے پڑے اور اپنے حالات سے خود اسکو مطلع کرنا پڑا۔ تاکہ اسکو صحیح اور سچے واقعات کا علم ہو۔ مناسب ہے کہ ان ابتلا کے دنوں میں اپنے نفس کو مار کر تقوی اختیار کریں۔ میری غرض ان باتوں سے یہی ہے کہ تم نصیحت اور عبرت پکڑو۔

دنیا فنا کا مقام ہے آخر مرنا ہے خوشی دین ہی کی باتوں میں ہے اصل مقصد تو دین ہی ہے

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔

تفسیر القرآن

کا پہلا پارہ عہ قیمت پر دفتر الحکم قادیان سے ملتا ہے۔

خط

جو حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے حکم سے مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے مولوی عبد الرحمن صاحب عرف محی الدین لکھوکے والے کو لکھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

آپ کا رڈ وصول ہوا۔ سر الخلافہ کے مقابلہ کی میعاد کی نسبت حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ آپ جس قدر چاہیں اس کی توسیع ہوسکتی ہے کیونکہ ان کو کامل وثوق ہے۔ اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ سے وہ مکرر الہام پاچکے ہیں۔ کہ کوئی ان کا مخالف اس کے مثل لانے سے عہدہ برآ نہ ہوسکے گا کاش اس وقت جو ایک عالم میں نزاع عظیم اور تشاجر عمیم واقع ہو رہا ہے۔ آپ جو بڑے ملہم اور مستجاب الدعوات کر کے مشہور ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ تمام دنیا پر بڑا بھاری احسان کریں۔ کہ سر الخلافہ کا مقابلہ کر کے حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کو ہی جھوٹا ثابت کریں۔ صرف اسی کی تکذیب پر جو آپ کے نزدیک کوئی متعسر امر نہیں جناب مرزا صاحب اپنے باقی تمام بڑے اور عظیم دعاوی اور بیّن دلائل اور مبرہن ثبوت چھوڑ دینے پر طوعاً راضی ہیں۔ سو اگر آپ دینی غیرت اور صوفیانہ حمیّت کو کام میں لا کر اس مقابلہ اور مقاومہ کے متکفل ہو جائیں اور کافۂ اہل اسلام کو عموماً اور تمام مولویوں صوفیوں اور ملہموں کو خصوصاً اس داغ رسوائی اور فضیحت و تشویر سے مخلصی دلائیں تو آپ کا یہ کارنامہ صفحات دہر پر ہمیشہ کے لیے یادگار رہ جائے گا۔ اس لئے کہ حضرت مرزا صاحب نے سخت سی سخت غیرت دلانے والے الفاظ اور خطرناک تحدی آمیز دعووں سے آپ کے نظیر علماء و فقراء پر پردہ در حجت ثابت کی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ ہر قسم کی مقابلہ میں فصاحت و بلاغت کا باب ہو۔ یا تحریر دقائق و حقائق تفاسیر قرآن شریف کا یا استجابت دعوات کا ہر باب میں اللہ تعالیٰ مخصوصاً آپ . . . . کا ناصر و مولیٰ ہے۔ اور دوسرے تمام صوفی۔ ملہم۔ درویش۔ محدث۔ فقیہ مقلد۔ غیر مقلد۔ مخذول و مطرود ہیں اور کوئی ان کا مولیٰ نہیں۔ چنانچہ اس غرض سے فیصلہ آسمانی اور دیگر متعدد کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور ہر پہلو سے اپنے منکروں کو ملزم اور ساکت کیا۔ کیا آپ پر یہ واجب الاداء دین نہیں کہ آپ اپنے دعویٰ ملہمیت کی قوت و استظہار سے اپنے تئیں تمام ہندیوں پنجابیوں اور غزنویوں کی طرف سے فدیہ ادا کرنے والا ثابت کریں۔ مولوی صاحب قسم بخدا کہ لا یزال آپ کے علماء اور آپ کے ملہمیں مخذول و مہجور ٹھہر گئے ہیں۔ اور اس وقت سب آپ کے منہ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپ کب اس خوفناک دھبہ کو دھونے کے لئے مرد میدان بنکر نکلتے ہیں

۲۔ آپ لکھتے ہیں حضرت مرزا صاحب کی نسبت آپ کو الہام ہوا۔ اِنَّکَ **فرعون وھامان** اور اسی رنگ کے بعض الہامات ابتدائی وقتوں میں بھی آپ نے بعض لوگوں کو لکھے ہیں افسوس اگر آپ تقویٰ و طہارت کو مدنظر رکھکر غور کریں تو آپ پر کھل جائے کہ یہ سب الہامات ابتلا کے رنگ میں خود آپ اور آپ کے مثیلوں پر الٹ کر پڑتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مرزا صاحب اور ان کا قلیل گروہ تو اس وقت مستضعفین کی ایک جماعت ہے۔ جو ہر طرح کے استہزاء لعن طعن اور تکفیر و تحقیر کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور فرعون اور ہامان ان کے مخالفین ہیں۔ جو رعونت نخوت تجبر اور تکبر سے بخیر استیصال و ہلاکت کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور درحقیقت اب تک فرعونی تعلّی اور استکبار کا کوئی دقیقہ تو اٹھا نہیں رکھا۔ چنانچہ ان سب کے استاذ کا اُس مصری متکبر والا وہ فقرہ جو اس نے تھوڑا عرصہ ہوا۔ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا تھا۔ اس کے قدیمی مصری بزرگ کو بھی پیچھے ڈالتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ۔ "ہم ہی نے اس کو (مرزا صاحب کو) اونچا کیا تھا۔ اور ہم ہی اس کو نیچے گرائیں گے"۔ اور درحقیقت جو لوگ مبعوث و مامور ہو کر دنیا میں آتے ہیں۔ وہ تو ہمیشہ حسب عادت اللہ **جناب موسیٰ و ہارون علیہما السلام** کی طرح ضعیفوں اور متروکوں کے رنگ میں آتے ہیں۔ فرعون و ہامان کا لقب ہمیشہ سے ان کے مخالفوں کو ملتا رہا ہے۔ افسوس آپ نے کبھی اس امر میں غور نہ کی۔ کہ جس قدر الہامات آپ کو اس بارہ میں ہو چکے ہیں وہ سب محتمل المعانی ہیں۔ شاید وہ آپ کے لئے ایک ابتلا و امتحان کے رنگ میں ہوں کیونکہ کبھی آپ کے الہام رساں نے حضرت مرزا صاحب کا نام لے کر تو آپ کو الہام نہیں کیا۔ اور جیسا اب تک آپ کے تحریر شدہ الہاموں سے ظاہر ہے۔ مرزا صاحب کے نام کو فقرہ الہام میں داخل کر کے تو آپ کو الہام نہیں دیا گیا۔ اور میں اس وقت یہ بڑی بھاری اطلاع آپ کو دیتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب بڑے زور سے دعویٰ کر کے کہتے ہیں۔ کہ اُن کا نام لے کر یا اُن کے نام

کی طرف اشارہ کر کے ہرگز ہرگز آپ کو الہام نہ بخشا جائے گا۔

اور اگر آپ ایسا کریں گے ۔ تو آپ مفتری اور منقول ٹھہریں گے ۔ اور بہت جلد آپ کا٭ وہ تدارک ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں کا ہوا کرتا ہے ۔

لیجئے ایک اور فیصلہ کی راہ نکل آئی ۔ اور آسانی سے قضیہ پاک ہوگیا ۔ اب آپ کو قسم ہے اللہ جل شانہ کی جو آپ اس طرف توجہ نکریں اگر آپ صادق ملہم ہیں تو دنیائے اسلام کو اپنے الہام کی صداقت دکھائیں اور ایک عالم کو فتن محیط سے نجات دلائیں ۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے ۔ کہ آج سے تیرہ برس پہلے **براھین احمدیہ** میں حضرت مرزا صاحب نے کئی ایک ایسے الہامات مشتہر کئے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے ان کا نام موسیٰ اور ان کے مخالفین کا نام فرعون وہامان رکھا ہے چنانچہ لکھا ہے **انت منی بمنزلۃ موسی ونری فرعون وھامان وجنود ھما ماکانوا یحذرون** ۔ پھر آئینہ کمالات اسلام میں آپ کا یہ الہام درج ہے کہ کوئی فرعون آپ کی نسبت کہتا ہے **ذرونی اقتل موسیٰ** ۔ پھر تحفہ بغداد میں صفحہ ۱۲ میں آپ کا یہ الہام درج ہے ۔ **انت فیھم بمنزلۃ موسی فاصبر علی جور الجائرین** ۔

آپ اب خدا کے لئے غور کریں یہ سب الہامات آپ کے الہامات سے بہت پہلے مشتہر ہو چکے ہیں ۔ ان سے کس کا موسیٰ اور کس کا فرعون ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ کیا اللہ تعالے کے الہامات اور کلام میں تضاد اور تناقض جائز ہے ۔ اور کیا وہ اپنی مرضی سے چاہتا ہے ۔ کہ حق و باطل کو ملتبس اور مختلط کر دے کہ ایک طرف تو برسوں پہلے حضرت مرزا صاحب کو جناب موسیٰ کے نام اور اُن کے لوازمات سے موسوم و موصوف کرے اور دوسری طرف آپ کو انگیخت کرے کہ تم انھیں فرعون و ہامان کا خطاب دو ۔

درحقیقت موسیٰ وہی ہے جسے برسوں ہوگئے ۔ کہ اللہ تعالے نے اس خلعت اصطفا سے مشرف فرمایا ۔ اب ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ کہ اللہ تعالے اپنے عطا کردہ عہدہ سے پشیمان ہوکر اور اس سے اُسے معزول کر کر پھر ایک ناعاقبت اندیش جلد باز کی طرح اُسی کو فرعون و ہامان کہنے لگے اور اس میں ذرا بھی شک نہیں ۔ کہ فرعون و ہامان اس موسیٰ کے اعدا و منکر ہیں ۔ جو اس وقت تمام فرعونی حیل اور مکائد اور جنود مجندہ کی امداد سے اس ضعیف و قلیل جماعت کے نیست و نابود کرنے کے درپے ہو رہے ہیں اور زور زور سے دعوی کرتے ہیں کہ بہت جلد اُن ضعفا کو معدوم کر دیں گے افسوس اگر آپ براہین احمدیہ کے تمام مختلف الہامات کو مجموعی نظر سے مطالعہ کرتے تو یقیناً آپ پر واضح ہوجاتا کہ اللہ تعالے کے نزدیک حضرت مرزا صاحب اُن تمام اوصاف و محامد کے پورے مستحق و مستوجب ہیں جنکا اب انھوں نے نہ مجدداً بلکہ برنگ دیگر دعوی کیا ہے ۔ اور آپ کانپ اُٹھتے اور آپ کا دل دہل جاتا ۔ اپنے ناسزا اغوا دے کے لگانے سے جو آپ اُن کی نسبت لگا رہے ہیں اور ایسے ناپاک ناموں کو اُن کی طرف منسوب کرنے سے جو بڑی جسارت سے آپ اُن پر اطلاق کر رہے ہیں مگر رونا تو اسی بات کا ہے کہ ناحق تو آپ ایسے خطرناک اور زہرہ گداز کام میں ڈال دیں اور بڑی جرءت سے امام الکفر بنیں ۔۔۔ مگر ایک متقی عفت شعار کی طرح یہ نہ سوچیں کہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف جدیدہ و قدیمہ کو بھی ایک دفعہ بغور نظر دیکھ لیں ۔

مولوی صاحب ۔ صوفی صاحب ۔ ملہم صاحب ۔ معاملہ دین و ایمان کا کوئی بازیچہ طفلان نہیں ہے ۔ کہ جو کچھ مُنہ میں آئے بیساختہ کہدیا جائے ۔ ہر ایک شخص اپنے مُنہ کی باتوں سے پکڑا جائے گا ۔ مسلمانوں کا کثیر گروہ اس طرف بھی روز بروز متوجہ ہو رہا ہے ۔ بنگال ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ برھما ۔ حتیٰ کہ پورٹ ۔ رنگون اور بنگلور اور پنجاب مصر ۔ مدینہ منورہ ۔ مکہ معظمہ ۔ طائف طرابلس الشام سے صدہا خداترس مسلمان بے تابانہ شوق سے اس سلسلہ عالیہ میں داخل ہو رہے ہیں ۔ اور جو جس کی استطاعت و وسعت اور اختیار میں ہی مال سے ۔ جان سے ۔ قلم سے اس کارخانہ کی تقویت و تائید میں خرچ کر رہا ہے ۔

ہزاروں روپیوں کا ماہانہ و سالانہ خرچ ان ہی جاں نثاروں اور عشاق کی امداد کی بنا پر چل رہا ہے اور دوسری طرف ایک وہ گروہ ہے جس کے چشم دید و در آپ قابل فخر سرغنہ ہیں ۔ وہ اس تمام گروہ پر خلود فی النار کا فتوی لگاتا ہے ۔ اور خود حضرت مرزا صاحب بھی کتاب تبلیغ میں فرماتے ہیں ۔ کہ میں لوگوں کے سامنے دو چیزیں پیش کرتا ہوں ایک لعنت اور دوسری برکت ۔ لعنت ان لوگوں کے لئے جو سوءِ ظن اور عجلت کی راہ سے میرا انکار کریں ۔ اور تکفیر اور تذلیل کا قصد کریں ۔ اور برکت اُن کے لئے جو میری پیروی کریں ۔ ان حیرت انگیز امور کو دیکھکر اور ان جانفرسا تہدیدات کو سنکر ایک خداترس طالب حق کا فرض ہے کہ ان معاملات میں بڑے ٹھنڈے دل سے غور کرے نہ یہ کہ جلد بازی اور بے التفاتی سے بالکل ٹال ہی دے ۔ یا اناپ شناپ جو کچھ منہ میں آئے کہدے ۔

آپ کا فرض ہے ۔ اور قسم ہے آپ کو اللہ تعالی کی جو آپ اس فرض کو ادا نہ کریں ۔ کہ آپ خلقت کو اگر یہ لعنت ہی تو اس سے بچانے کی

٭ ناظرین الحکم کو معلوم رہے کہ یہ شخص اس خط کے لکھے جانے کے بعد بہت جلد مر گیا ۔ اور اس طرح پر اسکا مفتری علی اللہ ہونا ثابت ہوگیا ۔ فتدبروا ۔

کوشش نہ کریں۔ اور اگر یہ برکت ہو تو خود بھی اس سے برکت ڈھونڈیں اور دوسروں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند کرنے کی کوشش کریں۔ اخیر میں میں چاہتا ہوں کہ کچھ الہامات حضرت مرزا صاحب کے آپ کی خدمت میں عرض کروں۔ اور اس سے میری غرض یہ ہے کہ آپ خائف و متقی دل لے کر ان پر غور کریں۔ اور اپنے ملہم سے دریافت کریں کہ ایسے الہامات حضرت مرزا صاحب کو کرنے سے اس کا کیا مطلب ہے یا اقلاً یہ کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں یا نہیں۔

انی سابیتك برکة واجلی انوارھا حتی یتبرك بثیابك الملوك والسلاطین۔ یا احمد بارك اللہ فیك ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی لتنذر قوما ما انذر اباءھم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل ان افتریته فعلی اجرامی ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ھو الذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله لا مبدل لکلمت اللہ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتك بیدی۔ الحمد للہ الذی جعلك المسیح ابن مریم قل ھذا فضل ربی وانی اجرد نفسی من ضروب الخطاب وانی احد من المسلمین۔ نرید ان ننزل علیك ایات من السماء ونمزق الاعداء کل ممزق حکم اللہ الرحمن لخلیفة اللہ السلطان فتوکل علی اللہ واصنع الفلك باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ شانك عجیب واجرك قریب ومعك جند من السموات والارضین۔

انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی وانت منی بمنزلة لا یعلمھا الخلق۔ یا عبد القادر انی معك اسمع واری غرست لك بیدی رحمتی وقدرتی وانك الیوم لدینا مکین امین فضل اللہ عبده وبراه مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا ولنجعله ایة للناس ورحمة منا ولنعطیه مجدا من لدنا وکذلك نجزی المحسنین انت معی وانا معك سرك سری لا تخاط اسرار الاولیاء انك علی حق مبین۔

غرض اس قسم کے سیکڑوں الہامات ہیں جو اس امام کی جلالت شان اور قبولیت عظمیٰ پر حضرت باری عز اسمہ کی جناب میں دلالت کرتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ ان پر غور کریں گے اور ایک فیصلہ کرنے والی کارروائی کرنے پر صدق دل سے آمادہ ہوں گے۔ میں ہوں آپ کے جواب کا

منتظر

عاجز عبد الکریم از قادیان ۱۴ اگست سنہ ۹۴ء

اس خط سے پہلے مولوی قطب الدین صاحب ساکن بدوملی نے بھی قریباً اسی مضمون کا ایک خط مولوی عبد الرحمن مذکور کی خدمت میں لکھا تھا اور حضرت اقدس امام علیہ السلام کی خدمت عالی میں پیش کر کے بھیج دیا تھا حضرت اقدس نے مکرر سکرر بڑے وثوق سے فرمایا کہ بیشک خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی تیرا نام لے کر تیری مخالف میری طرف سے الہام بیان کرے گا وہ سراسر مفتری اور کاذب ہوگا اور میں اُسکو سزا دیے بغیر نہ چھوڑوں گا اور یہ فرمایا کہ جیسے آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مسیح اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کا حال ہوا ہے وہ تیرے دشمنوں کا کروں گا۔ یہ الفاظ اور اسی کے مشابہ اور لفظ تھے جو حضرت امام کئی روز تک بڑے جوش سے فرماتے رہے مولوی عبد الرحمن صاحب نے باوجودیکہ بالصراحت حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور جناب مولوی قطب الدین صاحب اپنے خطوط میں لکھ چکے تھے کچھ بھی التفات نہ کیا اور جواب میں ایک کارڈ لکھا کہ ان دو خطوں کے وصول ہونے کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ

مرزا صاحب فرعون

اللہ اللہ اس کارڈ اور اس الہام کے بعد جو الفاظ حضرت امام موعود علیہ السلام نے فرمائے وہ میری طاقت تحریر سے باہر ہیں جو اُس وقت موجود تھا اُس کا بدن خوف خدا سے کانپتا تھا اور میرا تو کچھ عجیب حال تھا اور میں اُس وقت سے گھڑی گھڑی گنتا تھا کہ کب یہ نادان اور فرعون صفت مولوی ہٹ پر میدان میں غرق ہوتا ہے۔ اس کارڈ کے بعد جس میں یہ الہام تھا کہ مرزا صاحب فرعون ٹھیک چوتھے مہینہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو حج کو جاتے ہوئے راستہ میں موت ہوگیا اور ایک سال بھی نہ گذرا۔ اسی الہام نے اسکو جتا بھی دیا کہ مرزا صاحب فرعون نہیں ہیں فرعون تو وہ ہے جو موسیٰ کے مقابلہ میں موسیٰ کے سامنے مرجائے گا اس الہام کے معنے خدا نے ہی کھول دیے۔

حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے لیے یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جسکو خدا نے قلب سلیم دیا ہے وہ اس میں غور کرے اور سوچے یہ مولوی کچھ بوڑھا تھا اور یا دائم المرض بھی نہ تھا بلکہ جوان اور اور مضبوط اور موٹا تازہ انسان تھا جس کی عمر ۴۰ یا ۴۲ برس کی تھی۔ وہی جو پہاڑ سے اپنا سر ٹکراتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

خاکسار محمد سراج الحق نعمانی جمالی ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

ڈائری

حضرت اقدس امام علیہ السلام

مرتبہ جناب مفتی محمد صادق صاحب

تمہید

۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کی رات کو حضرت اقدس مقدمہ دیوار پر گورداسپور گئے ہوئے تھے جس کی کیفیت ایڈیٹر صاحب ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ اُس رات کو گرمی کی شدت تھی اکثر لوگ بیخوابی سے پریشان ہو رہے تھے۔ آدھی رات کا وقت تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو جماعت انبیاء کی طرح فطرتاً آگ سے پناہ چاہنے والے اور برد میں سلامتی چاہنے والے ہیں اپنے بالا خانہ پر ٹہل رہے تھے کہ آپ کو ٹھنڈے پانی کی خواہش ہوئی۔ کوچہ میں چند نوجوان احتیاطاً حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے اللہ تعالے اُن کو جزائے خیر دے مولوی صاحب نے اُن کو فرمایا کہ کوئی ایسا باہمت تم میں ہے جو تازہ ٹھنڈا پانی کنوئیں سے لائے ایک جوان حصول ثواب کا خواہشمند دوڑا ہوا گیا اور پانی لے آیا مگر مولوی صاحب تیسری چھت پر اور دروازے بند ناچار مولوی صاحب نے اوپر سے کپڑا لٹکایا اور پانی اوپر کھینچا مولوی صاحب نے پانی پیا اور فرمایا کہ اتنی دیر میں پانی کی آب جاتی رہی ہے۔ یہ سارا قصہ صرف اس آخری فقرہ کی خاطر میں نے بیان کیا ہے جو حضرت مولوی صاحب کے منہ سے نکلا ہے اللہ اللہ اگر تم چشمہ کے سر پر بیٹھ کر چشمہ کا پانی پیو تو اُس کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اگر اُس پانی کو دور لے جاؤ اور اُس پر بہت زمانہ گذر جائے تو پھر رفتہ رفتہ اُس کی کیا حالت ہو جاتی ہے شریعت کی مثال بھی عالم کشف میں پانی کے ساتھ ہے۔ دیکھو یہود کا حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کیا حال ہوا اور پھر نصارا و یہود نے آنحضرت ؐ کے وقت کیا کیا کرتوتیں دکھائیں۔ دور کیوں جاؤ اس زمانہ میں مسلمانوں نے حضرت امام مہدی کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ لوگ چشمہ ہدایت سے ایسے نفرت کرنیوالے اور دور بھاگنے والے ہوئے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے ان کے پاس کوئی قرآن نہیں اور نور کے ہوتے ہوئے ان کے درمیان کوئی نور نہیں۔ یہ سب اسوجہ سے ہے کہ یہ لوگ اس چشمہ سے دور جا پڑے ہیں ورنہ شریعت کا پانی اب تک ویسا ہی صاف اور پاک ہے جیسا کہ پہلے تھا جس کا جی چاہے مسیح موعود کے قدموں میں رہ کر اس بات کو آزمالے صدق اور اخلاص کے ساتھ اس پاک امام کی صحبت انسان کو کیا کچھ انعام کا مستحق کرتی ہے۔ اس پاک اور خدانما مجلس کی گفتگو کا ایک ادنیٰ سا نمونہ تم اس ڈائری میں دیکھتے ہو اور اسکی مثال بھی اُسی پانی کی سی ہے جو چشمہ سے دور کسی کے واسطہ بھیجا جائے اول تو سب باتوں اور کیفیتوں اور حالات کو انسان لکھ ہی کیا سکتا ہے پھر اگر لکھا بھی جاتا ہے تو اصل الفاظ سارے کے سارے بعینہ کہاں محفوظ رہتے ہیں بعض دفعہ حضرت اقدس کی بات کا صرف مطلب ہی مجھے یاد رہتا ہے جو میں اپنے لفظوں میں لکھ لیتا ہوں اور بعض دفعہ حضرت کے الفاظ بعینہ یاد بھی رہتے ہیں یا اکثر ساتھ ساتھ لکھ لئے جاتے ہیں مگر بہرحال وہ بات کہاں جو موجودگی میں حاصل ہوتی ہے۔ حاضر و غائب کیونکر یکساں ہو سکتے ہیں۔ اپنا حرج کر کے امام کی خدمت میں اکثر آنے والے اور اپنے دنیوی فوائد کو مقدم رکھکر گھر میں بیٹھ رہنے والے کیونکر برابر ہو سکتے ہیں۔ میرے دوستو اُٹھو کمر ہمت چست کرو دنیا کے خیالات کو لات مارو۔ دعا مانگو کہ امام کی خدمت میں اکثر رہنے کی تمھیں توفیق حاصل ہو۔ اب میں ڈائری شروع کرتا ہوں۔

ڈائری

۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء۔ حافظ محمد یوسف صاحب کا ذکر آیا کہ بعض باتوں پر اعتراض کرتے تھے فرمایا کہ ان کو تو سرے سے سب باتوں پر انکار ہے۔ جبکہ قرآن شریف نے صداقت نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں لو تقوّل والی دلیل پیش کی ہے اور حافظ صاحب اس سے انکار کرتے ہیں تو پھر کیا اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تو اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر لوگوں کو سنائے اور اسکو میری طرف منسوب کرے اور کہے کہ یہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہ ہو تو تو ہلاک ہو جائے گا۔ یہی دلیل صداقت نبوۃ محمدیہ مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے نصارا کے سامنے پیش کی تھی جو وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے اور اب یہی دلیل قرآنی ہم اپنے دعوی کی صداقت میں پیش کرتے ہیں۔ حافظ صاحب اور اُن کے ساتھی اکبر بادشاہ کا نام لیتے ہیں مگر یہ اُن کی سراسر غلطی ہے تقوّل کے معنے ہیں کہ جھوٹا کلام پیش کرنا اگر اکبر بادشاہ نے ایسا دعوی کیا تھا تو اُس کا کلام پیش کریں جس میں اُس نے کہا ہو کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ یہ الہامات ہوئے ہیں۔ ایسا ہی روشن دین جالندھری اور دوسرے لوگوں کا نام لیتے ہیں مگر کسی کے متعلق یہ نہیں پیش کر سکتے کہ اُس نے کونسے جھوٹے الہامات شائع کئے ہیں۔ اگر کسیکے متعلق ثابت شدہ معتبر شہادت کے ساتھ حافظ صاحب یا اُن کے ساتھی یہ ثابت کردیں کہ اُس نے جھوٹا کلام خدا پر لگایا حالانکہ خدا کی طرف سے

وہ کلام نہ ہو اور پھر ایسا کرنے پر اس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر عمر پائی ہو یعنی ایسے دعوے پر وہ ۲۳ سال زندہ رہا ہو تو ہم اپنی ساری کتابیں جلا دیں گے۔ ہمارے ساتھ کینہ کرنے میں ان لوگوں نے ایسا غلو کیا ہے کہ اسلام پر ہنسی کرتے ہیں اور خدا کے کلام کے مخالف بات کرتے ہیں۔ گو ان کی ایسی بات کرنے سے قرآن جھوٹا ہوتا ہو پھر بھی ہم کو جھٹلاتے ہیں۔ مگر تعصب بُرا ہے۔ ایسی بات بولتے ہیں جس سے قرآن شریف پر زد ہو۔ ہمارا تو کلیجہ کانپتا ہے کہ مسلمان ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ مسلمان تھے کہ بظاہر ضعیف حدیث میں بھی اگر سچائی پاتے تو اسکو قبول کرتے اور مخالفوں پر حجت میں پیش کرتے اور ایک یہ ہیں کہ قرآن کی دلیل کو نہیں مانتے۔ ہم تو حافظ صاحب کو بلاتے ہیں کہ شائستگی سے خلق و محبت سے چند دن یہاں اگر رہیں ہم اُن کا خرچانہ دینے کو طیار ہیں نرمی سے ہمارے دلائل کو سنیں اور پھر اپنا اعتراض کریں مولوی احمد اللہ صاحب کو بھی بیشک اپنے ساتھ لائیں)

بابو محمد صاحب نے عرض کی کہ حافظ محمد یوسف صاحب اعتراض کرتے تھے کہ مولوی عبد الکریم صاحب نے الحکم میں یہ کفر لکھا ہے کہ یہ وہ احمد عربی ہے فرمایا۔

(حافظ صاحب سے پوچھو کہ براہین احمدیہ میں جو میرا نام محمد لکھا ہے اور مسیح بھی لکھا ہے اور تم لوگ اسکو پڑھتے رہے اور اُس کتاب کی تعریف کرتے رہے اور اُس کے ریویو میں لمبی چوڑی تحریریں کرتے رہے تو اُس کے بعد کون سی نئی بات ہوئی ہے۔ مولوی نذیر حسین دہلوی نے اُس کتاب کے متعلق خود میرے سامنے کہا تھا کہ اسلام کی تائید میں جیسی عمدہ یہ کتاب لکھی گئی ہے ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اُسوقت منشی عبد الحق صاحب بھی موجود تھے اور بابو محمد صاحب بھی موجود تھے۔ یہ وہ زمانہ براہین کا تھا جب کہ تم خود تسلیم کرتے تھے کہ اس میں کوئی بناوٹ وغیرہ نہیں اگر یہ خدا کا کلام نہ ہوتا تو کیا انسان کے لئے ممکن تھا کہ اتنی مدت پہلے سے اپنی پٹڑی جمائے اور ایسا لمبا منصوبہ سوچے۔ اب چاہیئے کہ یہ لوگ اس نفاق کا جواب دیں کہ اُس وقت کیوں ان لوگوں کو یہی باتیں اچھی معلوم ہوتی تھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ مہدی جو آنے والا ہے اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اُس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا اور وہ میرے خلق پر ہوگا۔ اس سے آنحضرت م کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہوگا جیسا کہ ایلیا نبی کا مظہر یوحنا نبی تھا۔ اسکو صوفی بروز کہتے ہیں کہ فلاں شخص موسیٰ کا مظہر اور فلاں عیسیٰ کا مظہر ہے۔ نواب صدیق حسن خاں نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آخرین منھم سے وہ لوگ مراد ہیں جو مہدی کے ساتھ ہوں گے اور وہ لوگ قائم مقام صحابہ کے ہوں گے اور اُن کا امام یعنی مہدی قائم مقام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا)

فقط

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور میں دعا

ایک

مختصر سا لطیف رسالہ ہے۔ جو ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔

قیمت صرف ۲/

دفتر الحکم قادیان سے لو۔

غور طلب باتیں

انبیاء علیہم السلام اس بات پر بہت حریص ہوتے ہیں کہ ہر ایک نیکی اور تقویٰ کے کام کو عملی نمونہ کے پیرایہ میں لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیں پس بسا اوقات وہ تنزل کے طور پر کوئی ایسا نیکی اور تقویٰ کا کام بھی کرتے ہیں جس میں محض عملی نمونہ دکھانا منظور ہوتا ہے اور ان کے نفس کو اس کی کچھ بھی حاجت نہیں ہوتی جیسا کہ ہم **قانون قدرت** کے آئینہ میں یہ بات حیوانات میں بھی پاتے ہیں مثلاً ایک مرغی صرف مصنوعی طور پر اپنی منقار دانہ پر اس غرض سے مارتی ہے کہ اپنے بچوں کو سکھا دے کہ اسطرح پر دانہ زمین پر سے اُٹھانا چاہیئے۔ سو عملی نمونہ دکھانا کامل معلم کے لئے ضروری ہوتا ہے اور ہر ایک فعل معلم کا اس کے دل کی حالت کا معیار نہیں ہوتا۔

محبت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ محبوب کے رنگ سے رنگین ہو جاوے یاد رکھو محبت بجز خدا تعالیٰ اور صلحا کے جائز نہیں ہے بلکہ سخت حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین امنوا اشد حبا للہ قرآن شریف کی تو یہ تعلیم ہے یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم یعنی یہود و نصاریٰ اور ہر ایک ایسے شخص سے جو مومن اور صالح نہیں محبت مت کرو۔ مگر انجیل نے یہ تعلیم دی ہے جس پر عیسائی ناز کیا کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ جبکہ محبت اور پیار کی حقیقت یہ ہے کہ محبوب کے قول اور فعل اور عادت اور خلق اور مذہب کو رضا کے رنگ میں دیکھیں اور اس پر خوش ہوں اور اس کا اثر اپنے دل پر ڈالیں اور ایسا ہو تا مومن

سے کافر کی نسبت ہرگز ممکن نہیں
ہاں مومن کافر پر شفقت کرے گا
اور تمام دقائق ہمدردی بجا لائے گا
اور اس کی جسمانی اور روحانی بیماریوں
کا غمگسار ہوگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ
بار بار فرماتا ہے کہ تم عام لوگوں سے
ہمدردی کرو۔ بھوکوں کو کھلاؤ۔
غلاموں کو آزاد کرو ان اللّٰہ یامر
بالعدل والاحسان وایتاء
ذی القربیٰ یعنی خدا تعالےٰ تمہیں
حکم دیتا ہے کہ عدل کرو۔ اور عدل سے
بڑھ کر یہ کہ احسان کرو غرض انجیل
اور قرآن کی تعلیم میں یہ بیّن امتیاز
ہے کہ انجیل اپنے دشمنوں کے ساتھ
محبت کا حکم دیتی ہے جس کا مفہوم
محبوب کے اوضاع اور اطوار کو
اختیار کر لینا ہے اور قرآن مودت
کا جس کا مطلب ہے خیرخواہی
اور ہمدردی

مسیح کے آخری الفاظ جو انجیل سے
ثابت ہوتے ہیں یہ ہیں ایلی ایلی
لما سبقتانی اے میرے خدا
اے میرے خدا تو نے مجھکو کیوں
چھوڑ دیا اور انجیل کے مطالعہ سے
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح
موت سے بچنے کے لئے ساری رات
دعا کرتا رہا ہے اور اوروں کو بھی
دعا کرنے کے واسطے کہا گو یا چند
روزہ زندگی سے ایسا پیار کیا کہ ساری
رات زندہ رہنے کے لئے اور موت
کا پیالہ ٹل جانیکے واسطے دعائیں مانگتا
رہا بلکہ سولی پر بھی رضا اور تسلیم کا
کلمہ منہ سے نہ نکلا۔ برخلاف اسکے
ہمارے سید و مولےٰ نبی آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وسلم نے تو آپ دنیا سے
جانے کے لئے دعا کی کہ الحقنی بالرفیق
الاعلیٰ جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ گویا اب میں اس جگہ رہنا نہیں چاہتا
میں اپنے خدا کے پاس جانا چاہتا
ہوں اب مسیحؑ کے آخری الفاظ اور نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری الفاظ
کا موازنہ کرو !!! اول الذکر خدا کا
شکوہ کرتا ہے دوسرا اللہ تعالےٰ
کے حضور جانے کا آرزومند ہے

فری تھنکر کہتا ہے کہ اگر خدا کو
دنیا میں جسم ہی لینا منظور تھا تو اس
بات کی کیا ضرورت تھی کہ وہ عورت
کے پیٹ سے ہی پیدا ہوتا ؟
کیونکہ گو وہ بن باپ ہی پیدا ہوا ہو
لیکن عورت کے پیٹ سے پیدا
ہونے کی وجہ سے کم از کم باپ
کے ہونے کا احتمال تو ہو سکتا ہے
اس لئے چاہیئے تھا کہ وہ مرد ہی
کے پیٹ سے نکلتا تا کہ اس قسم کا
احتمال بھی نہ ہو سکتا۔ کیا عیسائی
جو خدا کو یسوع کے جسم میں حلول
کرنے والا مانتے ہیں اس خیال کی
کوئی لطیف توجیہ کر سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ مومن اور کافر کے
مقابلہ میں ہمیشہ مومن ہی کو فتح دیتا ہے
اور اس کی ہی نصرت فرماتا ہے چنانچہ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وکان
حقا علینا نصر المومنین
مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے
پھر تعجب کی بات ہے کہ جبکہ امام الزمان
حضرت مسیح موعود و مہدی معہود نے
اپنے مخالفوں کو للکار کر اپنے مقابلہ کیلئے
بلایا ہے پھر وہ اگر اپنے آپکو کامل مومن
سمجھتے ہیں اور انکو خدا تعالیٰ کی کامل کتاب
پر ایمان ہے تو انھوں نے کیوں حضرت
اقدس کی ہر دعوت پر لبیک نہیں کہا ان کا
لبیک نہ کہنا اور میدان میں نہ آنا صاف
اس امر کی دلیل ہے کہ حق حضرت اقدس
مسیح موعود کے ساتھ ہے اور تائیدات
الٰہیہ اس کے شامل حال ہیں۔

مصر کے اخبارات سے معلوم ہوتا
ہے کہ ان لوگوں میں بھی واقعات
پیش آمدہ کے لحاظ سے اس
ضرورت کو محسوس کیا جاتا ہے کہ
مردے از غیب بروں آید و کارے
بکند
مگر کیا انھیں معلوم نہیں ہے کہ پنجاب میں
ایک شخص میرزا غلام احمد
قادیانی (ایدہ اللہ بنصرہ) نے خدا
تعالےٰ سے الہام پا کر مسیح موعود
اور مہدی معہود کا دعوی کیا ہے
تیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے اسکو
قبول کیا ہے جس میں بڑے بڑے
عالم فاضل فقرا مشائخ گریجوایٹ
وکیل گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ
دار رئیس نواب تاجر اور عوام شامل
ہیں جسکی تائید میں ہزاروں نشانات
ظاہر ہو چکے ہیں جس کی صدہا
پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔
مخالف الرائے علما سے فیصلہ
کرنے کے لئے اس نے یہ
طریق مقرر کئے کہ آؤ قرآن کریم
کی اعلےٰ درجہ کی فصیح و بلیغ عربی
زبان میں تفسیر لکھ لو + قبولیت
دعا میں مقابلہ کر لو۔ پیشگوئیوں
میں مقابلہ کر و میرے
لئے بددعائیں کر کے دیکھ لو۔
کسی شخص کو جرأت نہیں ہوئی
کہ مقابلہ کے لئے میدان میں نکلتا
غالباً اہل مصر اس خوشخبری کو
سنکر بہت جلد متوجہ ہوں گے۔
اس نے عربی زبان میں نور الحق
سر الخلافہ۔ تحفہ بغداد
حمامۃ البشریٰ لاہل مکۃ و
صلحاء ام القریٰ۔ اعجاز
المسیح۔ کرامات الصادقین
التبلیغ المکتوب وغیرہ عجیب
کتابیں لکھی ہیں۔ اس کا پورا پتہ یہ
ہے

قادیان۔ گورداسپور
پنجاب۔ ہند۔

میرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود۔

بقیہ مضمون

نذیر احمد صاحب وکیل اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی خط وکتابت پر ایک نظر

اب موقع تھا کہ آپ کے مسلک پر کاربند ہو جاتا اس لئے کہ اُس پالیسی (مرنج مرنجاں) کی خلاف ورزی مکہ میں کافی سبق پڑھا چکی تھی۔ مگر یہاں بھی اہل کتاب کے مذہب میں مداخلت شروع کردی کبھی سورہ بقرہ میں یہود کے معائب مذکور ہونے شروع ہوئے۔ کبھی تثلیث اور کفارہ اور الوہیت مسیح کے بطلان پر خوفناک حربے چلنے لگے۔ مدینہ کے یہود الگ ناراض ہوئے شام اور روم کے عیسائیوں میں الگ خوفناک جوش پھیلا۔ فارس کے اہرمن اور یزداں یا نور وظلمت کے پرستاروں کے خرمن میں الگ آگ لگادی۔ غرض مدینہ میں پہونچکر توساری دنیا کی بھڑوں کے چھتوں کو چھیڑ دیا۔

فرمائیے وکیل صاحب بی اے صاحب پورے جنٹلمین صاحب۔ اس واعظ کو اور اس کی جنس کے لاکھوں کو آپ کیا کہتے ہیں۔ صاف صاف فرمائیے کیا انھوں نے زندگی کی کسی گھڑی میں اس آپ کے پسندیدہ مسلک " مرنج مرنجاں" پر کبھی عمل کیا۔ کیا کسی راست باز نے قوم کو خطاب کرکے یہ کہا کہ مذہبی معاملہ میں میرا مسلک مرنج مرنجاں ہے ہاں دنیوی اور ذاتی معاملوں میں کسی اپنے بیگانہ کے حقوق کی میں پروا نہیں کرتا۔ اور کیا انکا وہ طریق عمل جائز اور پسندیدہ تھا۔ اس زمانہ کی جدید روشنی اور سویلزیشن ایسی پرجوشش اور اتفاق پر ہمزن اور مذہبی معاملات میں دراندازی کرنے والوں کے حق میں کیا فتویٰ دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مسلک بے غیرتوں اور بے باکوں کا مذہب ہے جنھیں خدا اور رسول اور دین حق کی بےعزتی کی کوئی پروا نہیں ہوتی ایک چپہ زمین کی خاطر جانیں لڑادیں اور جذبات اور شہوات کے خلاف کرنے والے پر اُدا حیثیت عرفی کے مقدمات کھڑے کردیں مگر خدا اور رسول کی سخت سے سخت بےعزتی اور بے ادبی دیکھکر یوں کان بند کرلیں اور آنکھیں میچ لیں کہ گویا مُردے ہیں ان میں کوئی حس وحرکت ہی نہیں۔ خدا نے قرآن کریم میں یہود کے زوال کے اسباب یعنی ان کی بغاوت اور حسد اور قتل انبیا اور سیاہ بدکاری کی جڑ اسی بات کو قرار دیا ہے کہ انھوں نے اپنی سوسائیٹیوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چھوڑ دیا اور چھوٹے بڑے سب کے سب ایکدوسرے کے ناپاک اعمال پر راضی ہوگئے۔ چنانچہ فرماتا ہے کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یصنعون اور یہود کی تباہی اور نکال سے عبرت کا سبق لیکر مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ فلتکن منکم امۃ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر جب تک اس مسلک پر جو مرنج مرنجاں مسلک کا گردن زن مسلک تھا مسلمانوں کا عمل رہا تباہی کے وہ اسباب پیدا نہ ہوئے جو ہمیشہ سے قوموں کی ہلاکت اور بربادی کا یگانہ اور کلی سبب ہوئے ہیں یعنی فسق وفجور۔ آج بدقسمتی سے کثیر گروہ اس قسم کے مصلحوں کا نمودار ہوگیا ہے جو اس نابکار مسلک کو قومی ترقی اور فلاح کی اصل قرار دیتے ہیں۔ سب سے پہلے میرے خیال میں) یہ مزدکی اصطلاح (مرنج مرنجاں) اسی چودھویں صدی میں میاں ا۔ د گجراتی کے صلح کل قلم سے نکلی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑی کی تعریف میں سخن آرائی کرتے ہوئے آپ نے یہ جامع مانع اور قول وذار فقرہ آپ کے حق میں فرمایا کہ پیر صاحب کا مشرب ہمیشہ مرنج مرنجاں رہا ہے۔ مجھے اُسوقت یہ فقرہ پڑھکر افسوس آیا کہ پیر صاحب کو بدقسمتی سے ایسے نادان دوست ملے ہیں جو مدح کے پیرایہ میں ان کی وہ ہجو کر جاتے ہیں جو قادح مفتری کی وسعت میں بھی نہیں ہوتی۔ ایک واقف کار مادح کی مدح کو سنکر مجھے اس نتیجہ پر پہونچنے میں ذرا بھی تردد نہ رہا کہ پیر صاحب کی زندگی کی رفتار صلحا اور اتقیا کے منہاج پر نہیں۔ یا بہت صاف طور پر یوں سمجھو کہ خداوند حکیم کی سنت کے قطعًا خلاف ہے۔ خدا نے خود انبیاء کی بعثت اور ان کے منہ میں اپنا کلام دینے کی بنیاد ڈالی۔ اُسی سے امر معروف اور نہی منکر کا طریق نکلا۔ اس سے لوگوں کے خیالات اور رسوم اور مذاہب اور ادیان میں چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ اور پھر اس سے کشت وخون کے وہ ہنگامے اور حشر برپا ہوئے جنکی نظیر وہ کارنامے خود آپ ہی ہیں۔ راست باز درویش اور صوفی ہمیشہ اسی چشمہ صافی سے سیراب ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ یہ بات مسلم ہے کہ ہندوستان اور شمالی جبلی ملکوں میں اسلام کی اشاعت صرف درویشوں اور صوفیوں کی تبلیغی دعوۃ سے ہوئی۔ اسلام کا بارآور درخت ہند کی سرزمین میں اُن ہی لوگوں کی دست سعی کا لگایا ہوا اور اُن ہی پاک نفس راست بازوں کے آب دیدہ اور نور قلب اور حرارت توجہ اور عقد ہمت سے تربیت یافتہ ہے جو لاہور اور ملتان اور اجمیر اور دیگر بلاد میں خدا کے رضوان کے روضوں میں آرام گزیں ہیں۔ پھر یہ کیسے اُن بزرگوں کے نام لیوا اور ان کے سجادوں پر بیٹھنے والے ہیں جنھوں نے سناتن دھرم اور دیدے شاہیوں اور مزدکیوں کے مشرب کو اختیار کرلیا ہے اور اپنے اعمال اور اقوال (مرنج مرنجاں) سے اُن برگزیدوں کے ایمان اور عمل کی

تکذیب و تقبیح کرتے ہیں۔ خدا کے تمام برگزیدوں کی اصطلاح میں بڑا بدبخت اور شقی ہے وہ شخص جس کی سب لوگوں سے موافقت ہو اور اہل ملل و نحل متفقاً اُس کی تعریف و تمجید میں رطب اللسان ہوں۔ خدا کا ایک مشہور ولی ایک دفعہ کسی نیک مرد کے جنازہ پر حاضر ہوا جس کی نسبت نیک تعریفیں اُس کے کان تک پہونچی تھیں۔ وہاں پہنچکر دیکھا کہ سب لوگ اُسے نیک یاد کر رہے ہیں۔ نصرانی بھی مدح کرتے ہیں اور مجوسی بھی یہی کہتے ہیں کہ خوب آدمی تھا۔ کیسا صلح کل اور مرنج مرنجاں مشرب کا شخص تھا یہ ولی جس کا قدم منہاج نبوۃ پر تھا بڑی نفرت اور افسوس کے ساتھ وہاں سے الٹا پھر آیا اور کہا اگر میں جانتا کہ اس شخص نے نفاق اور مداہنت سے زندگی بسر کی ہے تو میں اس کی موت کی خبر سنکر گھر سے باہر قدم نہ رکھتا۔

غرض یہ ہے راہ تمام راستبازوں کی جنھیں خدا کے کلام نے نبی اور صدیق اور شہید اور صالح فرمایا ہے۔ ممکن ہے کہ اس زمانہ کے آتشیں طبع (مگر دین میں سرد اور بے جوش) جلدباز حقیقت ناشناس نوجوان جنھوں نے نفاق اور زور اور دجل کا نام پالیسی اور ڈپلومیسی رکھا ہوا ہے اس بات کو سنکر گھبرا اُٹھیں مگر حق اور حقیقت یہی ہے۔ اور تمام متمدن دنیا کا اضطراراً یا اختیاراً مسلک اور مشرب یہی ہے اور کبھی کوئی نیشن نیشن نہیں بنی جب تک انبیا کی متعصب اور پر حمیت پالیسی پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس مسلک (مرنج مرنجاں) کی خرابی اور خذلان کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ کبھی یہ دستور العمل بن نہیں سکا۔ دوں نے بے سوچے اس فقرہ کو تراشا ہے اور زبانوں نے اس کا مزہ لیا ہے پر عمل اور برتاؤ کا شرف اسے کبھی نہیں ملا۔ اس وقت ہمارے سامنے دو ہی شخص ہیں جنکو صدف دہن سے یہ گراں بہا موتی نکلے ہیں۔ کیا خود ان ثلا سفروں نے اس فلسفی مقولہ پر کبھی عمل کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کم سے کم ان بزرگوں سے تو ایسی توقع ہونی چاہیئے تھی۔ ان ہی عالی ہمتوں نے نوشیرواں کے بیداد کے تخجیر لاغر مزدک کی مردہ سنت کو صدیوں کے بعد دوبارہ زندہ کیا تھا۔ یہ اس سنت کے پیغمبر اور مزدک کی طرف سے اولوالعزم مرسل تھے۔ انھیں ضرور اس امر کا پاس مناسب تھا کہ خود عملی رنگ میں اس مقولہ کو دکھاتے۔ مگر وہ اس ناشدنی بات کو منہ سے نکالتے اور سفید کاغذ کے منہ پر تھوکتے وقت بھول گئے۔ سچ ہے ناراستی اور نافرجامی اور ناعاقبت اندیشی ساتھ ساتھ جاتی ہیں۔ راستی کا دشمن اور ورع کا دوست بہت جلد اپنی منہ کی بات سے پکڑا جاتا ہے۔ یہ میاں ا۔د گجراتی جنھیں اس سنت سیئہ کے دوبارہ زندہ کرنے کا فخر حاصل ہے وہ ہیں جنکی کوششوں سے سخنہ ہند کے ضمیمہ کو وہ عزت ملی ہے کہ اشاعت سنہ بٹالہ اور جعفر زٹلی لاہور اُس چلتے پرزہ پرچہ میں اِن کو پورسٹ (منضم) ہو گئے ہیں۔ جناب مرنج مرنجاں صاحب کبھی تو چودھویں صدی میں خدا کے مسیح موعود (علیہ سلام اللہ والملائکۃ والمؤمنین) کی نسبت خوب پیٹ بھر کر گالیاں نکالتے ہیں اور کچھ اُس مواد کا بقیہ جو انتڑیوں میں رہ جاتا ہے تو اُسے ضمیمہ سخنہ ہند میرٹھ کے کاسہ میں الٹ دیتے ہیں۔ ایک بادلے مخلوق کی طرح بیتاب اور سر آشفتہ اور سراسیمہ وارہی دہن میں بل کھاتے رہتے ہیں کہ کسی طرح زبان اور قلم سے خدا کے مسیح اور اُسکے انصار کو رنج پہونچائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ تو مرنج مرنجاں ریفارمیشن کے پہلے محرک تھے ان کے منہ پر کس نے چھینٹے مارے تھے کہ چونک کر یوں بڑبڑانے اور پھر ایا شناپ منہ سے نکالنے لگ گئے۔ اگر وہ عذر میں یہ پیش کریں کہ انھوں نے اپنے کسی پیشوا کی بے عزتی اور تردید دیکھ کر بے صبری سے ایسا کیا اور انتقام لیا ہے تو انھوں نے صاف صاف اپنی تکذیب آپ کر دی اور بلاشبہ ثابت کر دیا کہ وہ نابکار فقرہ قطعاً ناقابل عمل ہے۔ پھر افسوس اور ہزار افسوس ہے اصول کی عزت اور قبول کو نظر میں رکھکر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود پر حملہ کرتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ کیوں اُس نے ثبوت کے منہاج پر تبلیغی دعوت کی بنیاد ڈالی اور کیوں باطل مذہبوں کو اُن کے اصول کی کمزوری اور عیوب پر آگاہ کیا اور کیوں باطل کا شیرازہ کھول کر رکھدیا۔ اگر خدا کی عادت اور انبیا کی سنت اور صلحائے امت کی سیرت پر عبور اور ایمان ہوتا تو آج اس مداہنہ اور نفاق کے زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیت اور منجاب اللہ ہونے کے شناخت کسقدر آسان تھی۔ دیکھا جاتا اور بڑی صفائی سے پتہ لگ جاتا کہ ایک ہی شخص ہے آسمان کے نیچے زمین کے اوپر اسلام کے ربع مسکوں میں ایک ہی شخص ہے جو اولوالعزم نبیوں اور مرسلوں کی طرح پھاڑ پھاڑ کر حق اور حقیقت کو بیان کرتا اور تمام ملل باطلہ پر اسلام کی حجت پوری کرتا اور بطلان کو حق کے مقابلہ میں سرنگوں کر رہا ہے۔ اس راہ میں کسی ترہیب اور ترغیب نے اس کے قدم میں جنبش پیدا نہیں کی۔ لاگوں نے بار بار منت سے درخواست کی کہ اگر وہ چاہے تو سورج کو اُس کے دائیں ہاتھ میں اور چاند کو بائیں ہاتھ میں رکھدیں مگر اُس نے خدا کے امر کی تبلیغ میں سستی اور مداہنہ پسند نہ کیا۔ اُن کی

جان پر - آبرو پر - مال پر - تباہی اور مقدمے برپا کیئے گئے مگر اُس کے بل میں کوئی کمی نہ آئی - آہ آہ کس قدر کھلی بات تھی اور ایمان لانے کی راہ کیسی صاف تھی مگر مداہنت اور نفاق کی بری پالیسی کے اتباع نے دلوں پر ایسا قابو رکھا کہ حق کے نور کو اُن میں داخل نہ ہونے دیا - فالی اللہ المشتکٰی۔

دوسرے جواں مرد میاں نذیر احمد پلیڈر ہیں جنہوں نے اس مسلک کی پرزور حمایت کی ہے اور بڑے فخر سے فرمایا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں میرا مسلک ہمیشہ مرنجِ مرنجاں رہا ہے - کوئی تو خدا کے لئے غور کرے اور اس جنٹلمین بی اے ال ال بی سے پوچھے کہ پیارے بھانجے نے جوشِ محبت سے یا بچپن کے جذبہ اور جلدی سے آپ کو پرائیویٹ طور پر ایک بات کہی تھی اور کتاب بھیجی تھی - یہ کیا آپ کو سوجھی اور کس غرض کو آپ نے مدِنظر رکھ لیا کہ چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود کے دلائل اور دعووں کا رد چھاپ کر اپنے منہ بولی مرنج مرنجاں پالیسی پر خاک ڈال کر ایک معزز اور گرامی اور کثیر جماعت کو رنج پہونچایا - اور جوش اور اشتعال کی رَو کی زد سے تنکے کی طرح بہ نکل کر جھوٹی منطق اور زشت شکلیں ایجاد کیں اور خدا کے مرسل و مامور کی آسمانی باتوں پر نکتہ چینی کی* - سوچو اور غور کرو تم نے اپنے خلاف آپ گواہی دی اور خدا کی حجت تم پر پوری ہوگئی - خدا نے تمہارے اس عمل اور قول سے کھول دیا کہ تمہاری عقل کا پیمانہ بہت چھوٹا ہے - قدو اور خدا کی باتوں اور آسمانی بادشاہت کو اُس میں مت ناپو - یورپ کی حکمت اور ہے اور ایمانی حکمت اور ہے یورپ کا دین و دنیا اور ہے اور خدا کی راستبازوں کا دین و دنیا اور - چند چندانہ حکمت یونانیاں - حکمت ایمانیاں راہم بدان -

باقی آیندہ

حضرت اقدس گورداسپور میں

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۲۶ جلد ۹

مسیح موعود اور یسوع انجیلی کے شاگرد

اس مقام پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسیح موعود کے خدام اور یسوع انجیلی کے شاگردوں پر بھی ایک نظر کریں -

یسوع صاحب کا گرفتار کرانے والا یہودا اسکریوطی یسوع صاحب کا خاص حواری اور خزانچی تھا - پطرس جو اعظم الحوارین کہلاتا ہے اُس نے خود یسوع صاحب کے سامنے عدالت میں تین بار انکار کیا اور لعنت کی - بائبل کی نسبت انجیل میں لکھا ہے کہ یسوع انکو لے کر گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جاکر دعا مانگوں اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو لے کر غمگین اور بے قرار ہونے لگا - اس وقت اُس نے انسے کہا - میری جان نہایت غمگین ہے یہانتک کہ مرنے کی نوبت پہونچ گئی ہے تم یہاں ٹھیرو اور **میرے ساتھ جاگتے رہو** - اور پھر تھوڑا آگے بڑھکر مُنہ کے بل گرا اور یہ دعا مانگی کہ اے میرے باپ اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجھسے ٹل جاوے تاہم میری نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو پھر شاگردوں کے پاس آکر **انھیں سوتے پایا** اور پطرس سے کہا کیوں تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے جاگو اور دعا مانگو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو ...... پھر دوبارہ اس نے جاکر یہ دعا مانگی ...... اور آکر انھیں پھر سوتے پایا - وغیرہ وغیرہ -

یسوع صاحب بار بار شاگردوں کو جاگتے رہنے کی تاکید کرتے ہیں مگر جب آکر دیکھتے ہیں تو انھیں سوتے ہی پاتے ہیں گویا آپ کے حکم کی کوئی تعمیل نہیں کی جاتی آخر تیسری مرتبہ یسوع انھیں سوتا ہی چھوڑ کر چلا گیا -

اب ہم دیکھتے ہیں کہ **مسیح موعود** کے خدام نے کیا نمونہ دکھایا - اور خدمات کو چھوڑ کر ہم اس مقدمہ ہی کے متعلق اس سونے کے رنگ کے واقعہ کو دکھانا چاہتے ہیں اگرچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے رحیم و کریم ہیں کہ اپنے خدام کیا کسی شخص کو بھی کبھی کوئی تکلیف اپنی آسائش اور آرام کے لئے دینا نہیں چاہتے بلکہ خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے دوسروں کو آرام پہونچانا چاہتے ہیں چنانچہ **سیرت مسیح موعود** کے پڑھنے والے اس بات سے بیخبر نہیں ہوں گے - محمد حسین والے مقدمہ میں بمقام پٹھان کوٹ جبکہ خاکسار ایڈیٹر الحکم رات کو بیمار ہوگیا تو حضرت اقدس نے آدھی رات کو اٹھکر اسے دوائی عنایت فرمائی تھی - **جزاھم اللہ احسن الجزاء**

جس روز رات کو گورداسپور پہونچے تھے حضرت اقدس کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی باایںہمہ حضرت اقدس ع نے تمام احباب کو جو ساتھ تھے آرام کرنے اور سو جانے کی ہدایت فرمائی تھی چنانچہ تعمیل ارشاد کے لئے متفرق مقامات پر احباب جاکر سو رہے برادرم **عبد العزیز** صاحب اور دو تین اور دوست اُس مکان میں رہے جہاں حضرت اقدس آرام کرتے تھے ساری رات حضرت اقدس ناسازی طبیعت - اور شدت حرارت کیوجہ سے سو نہ سکے + چونکہ بار بار رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اس لئے

* حق تو یہ تھا کہ آپ اسطرح رشید بھانجے کے جواب میں پرائیویٹ خط پر اکتفا کرتے منہ -

بار بار ... اُٹھتے تھے۔ حضرت اقدس ارشاد فرماتے تھے کہ میں حیران ہوں منشی عبدالعزیز صاحب ساری رات یا تو سوئے ہی نہیں اور یا اس قدر ہوشیاری سے پڑے رہے کہ ادھر میں سر اُٹھاتا تھا اُدھر منشی صاحب فوراً اُٹھکر اور لوٹا لیکر حاضر ہو جاتی تھے۔ گویا ساری رات یہ بندہ خدا جاگتا ہی رہا۔ اور ایسا ہی دوسری رات بھی ...۔ پھر فرمایا کہ درحقیقت ادب مرشد اور خدمت گذاری ایسی شے ہے جو مرید و مرشد میں ایک گہرا رابطہ پیدا کر کے وصول الی اللہ اور حصول مرام کا نتیجہ پیدا کرتی ہے اس خلوص اور اخلاص کو جو منشی صاحب میں ہے ہماری جماعت کے ہر فرد کو حاصل کرنا چاہیئے۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ وہ کیا بات ہے جس نے اس قسم کی جاں نثاری اور عشق آپ کے مریدوں میں پیدا کر دیا ہے جو یسوع صاحب کو نصیب نہ ہوا۔ وہ ہے جناب مسیح موعود کی قوت قدسی اور انفاس طیبہ کا اثر۔ ہم نے یسوع ناصری کے شاگردوں اور مسیح موعود کے خدام کا ایک ہی واقعہ پیش کر دیا ہے اب ناظرین خود اندازہ لگا لیں گے کہ کون زیادہ کامیاب ہوا۔ ہم کو حیرت اور تعجب ہوا کرتا ہے جب ہم پادریوں کو یسوع صاحب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا کرتے ہیں۔ یسوع صاحب تو مقابلہ میں مسیح موعود کے بھی برابر نہیں اُتر سکے چنانچہ یہ بیّن ثبوت ہے جو ہم نے پیش کیا ہے۔

عدالت کو تشریف لے چلتے ہیں۔

جب دس بج چکے تو حضرت اقدس نے کچہری کو چلنے کا حکم دیا چنانچہ ارشاد عالی سُنتے ہی خدام اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح پر کوئی چالیس آدمیوں کے حلقہ میں خدا کا برگزیدہ ادائے شہادت کے لئے چلا۔ راستہ میں لوگ دوڑ دوڑ کر زیارت کرتے تھے آخر ضلع کی کچہری آ گئی اور کچہری کے سامنے جو پختہ تالاب ہے اُس کے جنوب اور شرقی گوشہ پر دری بچھائی گئی اور حضرت اقدس تشریف فرما ہوئے۔ حضور کا تشریف رکھنا ہی تھا کہ ساری کچہری اُمنڈ آئی اور اُس دری کے گرد ایک دیوار بنگئی زائرین کا ہجوم دمبدم بڑھتا جاتا تھا ایک آتا تھا دوسرا جاتا تھا۔ چونکہ تیسری یا چوتھی دفعہ تھی جو حضور گورداسپور کی کچہری میں رونق بخش ہوئے پہلے اور طرف بیٹھا کرتے تھے اس طرف بیٹھنے کے لئے یہ پہلی مرتبہ تھی آپ نے فرمایا یہ جگہ باقی رہ گئی تھی۔

اسی عرصہ میں ایک شخص معزز حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے تپاک اور خندہ پیشانی سے حضرت سے مصافحہ کیا اور کچھ باتیں کرتے رہے اور اپنے لڑکے کے لئے جو بیمار تھا دعا کے لئے عرض کی آپ نے دعا کا وعدہ فرمایا پھر اُس نے عرض کی کہ جناب ہمارے لئے ہی یہاں تشریف لائے ہیں اور خدا تعالی نے ہمارے واسطے ہی آپ کی تشریف آوری کی سبیل پیدا کی ہے کہ ہم مشتاقوں کو بھی آپ کی زیارت سے سعادت مند و بہرہ ور فرمائے۔ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا ہاں ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالے اُن لوگوں کو بھی جو قادیان میں کسی وجہ سے نہیں آ سکتے اور اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں ہماری ملاقات سے محروم نہ رکھے۔ فرمایا لکھا ہے کہ دو بزرگ ایک حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے مرشد حضرت ابو سعید اور ایک اور بزرگ ایک مقام میں جمع ہوئے اور گفتگو یہ ہوئی کہ حضرت اقدس و اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ میں ہجرت کرا کر کیوں خدا تعالی لے لیگیا۔ اُن دونو بزرگوں میں سے ایک نے فرمایا کہ مصلحت و حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی تھی کہ جو مراتب اور علو درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرنے تھے وہ اس ہجرت اور سفر اور مصائب و تکالیف شدیدہ کے برداشت کرنے سے آپ کو عنایت فرمائے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ مدینہ میں بہت سی ایسی روحیں پرجوش اور با اخلاص اور خدا تعالی کی طرف دوڑنے والی تھیں جو ایک ذریعہ عظیمہ اور سبب کبری کو چاہتی تھیں اور وہ بباعث کسی سبب یا بیدست و پا ہونے کے کہیں جا نہیں سکتی تھیں سو اُن کی تکمیل کے لئے خدا وند جل شانہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں پہونچایا غرض اُن بزرگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق یہ دو باتیں بیان کیں اور دونوں ہی باتیں سچی تھیں۔ سو خدا تعالی جو ہمیں گورداسپور لایا اور وہ اپنی مرضی اور حکمت کے رو سے لایا نہ ہم خود اپنی مرضی اور خواہش سے آئے خدا ہی جانے اس میں کیا اُس کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں اور ہمارے ذریعہ یا ہمارے وجود سے حق کی کیا کیا تبلیغ اور سچائی کی کیا حجتیں پوری ہوں گی اور خدا کے علم میں اور کیا کیا باتیں ہیں جو ہمیں معلوم نہیں خدا تعالے اپنی حکمتوں سے خوب واقف ہے۔ پھر آپ نے چند نصیحتیں کئی پیرایوں میں تقوی و طہارت اختیار کرنے اور برائیوں سے بچنے اور صدق اور راستی کے قبول کرنے کی نسبت بیان فرمائیں۔

غرض یہاں بیٹھے ہوئے ابھی چند منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ مقدمہ پیش ہو گیا۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ال ال بی پلیڈر پیروی مقدمہ کے لئے اندر تشریف لے گئے ایڈیٹر الحکم بھی روئداد کو قلمبند کرنیکے لئے داخل کمرہ ڈسٹرکٹ جج ہوا۔ باقی آئندہ

اسلامی دنیا کی خبریں

افریقہ کی اسلامی ریاست ورڈائی میں چند ماہ سے خانہ جنگی شروع ہے ۱۸۹۸ء میں سلطان یوسف کے فوت ہونے پر ایک فریق نے مستحق تخت کے بجائے ایک اور امیر مسمی ابراہیم کو تخت پر بٹھا دیا تھا مگر گذشتہ مارچ میں اصل وارث مسمی احمد نے ابراہیم غاصب کو تخت سے محروم کر کے فرانسیسی علاقہ کی طرف بھگا دیا اور خود مسند شاہی پر متمکن ہوا۔ بادشاہ احمد سنوسی طریقہ کا پیرو ہے اور جس فریق نے ابراہیم غاصب کو تخت دلوایا تھا وہ سنوسی طریقہ کا مخالف تھا۔

سلطان المعظم نے اپنی سلطنت میں تمام ممالک غیر کے وکلا اور علیسائی بجوں کو کام کرنے کی ممانعت کر دی ہے اور حکم دیا ہے کہ ان میں سے کوئی شخص عثمانی ڈپلوما حاصل کرنے کے بغیر کام نہ کر سکے۔

سلطان مالدیپ حج بیت اللہ سے بخیریت تمام اپنے پایہ تخت میں واپس آئے۔ رعایا نے کئی دن تک خوشی کے جلسے دھوم دھام سے کئے۔

خدیو مصر کے قسطنطنیہ جانے کی وجہ ٹائمز یہ بیان کرتا ہے کہ سلطان المعظم مصر کے نوجوان ترک پارٹی کے متعلق حالات خدیو سے دریافت کرنا چاہتے ہیں

گورنمنٹ مصر نے عربی پاشا اور انکے ہمراہیوں کا خرچ واپسی مصر تک ادا کرنا منظور کیا ہے جنکو لنکا میں جلا وطنی سے رہائی دی گئی ہے ان کے ماہ نومبر میں اس ملک سے روانہ ہونیکی امید ہے۔

جو پیغامات تاربرقی سفیر انگریزی متعینہ قسطنطنیہ کے پاس سے حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۴ جولائے کو قسطنطنیہ میں پلیگ کے دو مشتبہ کیس ہوئے اور ۷ جولائے کو دو نئے کیس اور ہوئے یہی وجہ تھی کہ حال میں ڈاک اورینٹ ایکسپریس چند روز کے واسطے بند کر دی گئی تھی۔

ایک شاہی فرمان میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ تین ترکی ڈاکٹر پلیگ کی نسبت تحقیقات کرنے اور اس کی اصلیت وغیرہ سمجھنے اور ان شخصوں کو نوکر رکھنے کے واسطے جو اس باب میں خاص تجربہ اور واقفیت رکھتے ہوں ہندوستان کو بھیجے گئے ہیں۔

دلچسپ باتیں۔

انڈوں کے چھلکے جو اس ملک میں بیکار سمجھکر پھینکدے جاتے ہیں یورپین علما نے ان سے بھی مفید کام لینا شروع کر دیا ہے چھلکے کیمیائی امتحان سے بچھڑوں اور چوزوں کے واسطے بہت مفید پائے گئے ہیں اس لئے ان کا سفوف طیار کر کے انکو کھلاتے ہیں جس کی تاثیر سے یہ بہت طاقتور ہو جاتے ہیں ان چھلکوں میں کار بونیٹ اور فاسفیٹ آف لائم کا مفید جزو پایا جاتا ہے۔

مسٹر مارکونی کو سلسلہ تار کے بغیر دو سو میل تک دور خبریں پہنچانے میں کامیابی ہوئی ہے

قطب شمالی کا سیاح۔ اب کی قطب شمالی کی سیاحت کے لئے ایک امریکن مسمی ایومن اسے بالڈون طیار ہو رہا ہے یہ شخص ان دنوں یورپ میں اپنی مہم کے واسطے سامان فراہم کر رہا ہے مگر منزل مقصود پر پہونچنے کا راز ظاہر کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ اسکو خوف ہے کہ مبادا کوئی دوسرا شخص اس راز سے واقف ہو کر پہلے وہاں پہونچ جاوے صرف اسقدر کہتا ہے کہ مختلف ممالک سے جو لوگ طیار ہو رہے ہیں ان میں سے سب سے پہلے وہاں موجود ہوگا اور اثنائے سفر میں پیچھے رسل و رسائل بھی جاری رکھے گا۔ اور اس مہم عظیم سے جس میں پہلے کبھی کسی کو کامیابی نہیں ہوئی واپس آنے تک راز ظاہر نہ کریگا امریکہ کے ایک کروڑپتی مسمی ولیم زگلر نے اسکو بڑے پیمانہ پر امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہوائی جہاز۔ اس جہاز کی نسبت جسکو طیار ہونیکی خبر مشہور ہو چکی تھی ولایت سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ اس کے چلانے میں کامیابی ہوئی ہے پیرس کے ایک فرانسیسی انجنیر مسمی رہونٹ نے طیارہ کیا ہے جو سینٹ کلوڈ سے سوار ہو کر ایفل ٹاور کے گرد جو ایک ہزار فیٹ بلند ہے چکر لگا کر صحیح و سالم سینٹ کلوڈ کو واپس آیا۔

کہتے ہیں دنیا میں سب سے پرانا فن برتن سازی کا ہے سب سے پہلے اسکے موجد مصری تھے وہاں دو ہزار برس کی پرانی عمارتوں پر عموماً کمہار کی تصویریں نظر آتی ہیں جو تہپیہ کی مدد سے آبنوسٹی کا مٹکا یا پیالہ بنا رہا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۲۲ر جولائے سنہ ۱۹۰۱ء کی صبحکو میاں حسن احمد صاحب جو ڈاکٹر فیض احمد صاحب ولیمبی پیٹر ساکن لنگیانوالی ضلع گوجرانوالہ کے بڑے بھائی تھے خاص دارالامان میں اس دنیائے ناپائدار سے انتقال کر گئے مرحوم کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص محبت تھی اور نہایت اخلاص تھا۔ کچھ عرصہ سے بیمار تھے اور اس بیماری کی حالت میں دارالامان چلے آئے تھے اس خیال پر کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے حضرت اقدس کی زیارت تو کر آؤں۔ یہاں آ کر بیماری دن بدن بڑھتی گئی اور آخر ۲۲ر جولائی کی صبحکو اس جہان سے رخصت ہوئے۔

اظہار رائے

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور نے مندرجہ ذیل دو کتابیں اظہار رائے کے لئے دفتر الحکم میں بھیجی ہیں ہم شکریہ سے ان کی رسید دیتے ہیں اور مختصر الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

ضروری انگریزی الفاظ مع معانی و تشریح الفاظ و اصطلاحات قصہ طلب یہ ۴۶ صفحہ کا رسالہ ہے جسکی قیمت ۲ر فی جلد ہے۔ اگرچہ اس میں کل انگریزی الفاظ (جو آج کل کی اخباری دنیا میں استعمال کئے جاتے ہیں) درج نہیں ہوئے لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ بہت بڑی تعداد ایسے الفاظ کی درج کی گئی ہے جو اردو دان اخبار نویسوں اور اخبار بینوں کو مشکلات میں ڈالتے تھے یہ تمام الفاظ حروف ہجی کی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ منشی محبوب عالم صاحب کی یہ کوشش قابل قدر ہے اس سے پیشتر اس قسم کی کوئی کتاب اردو زبان میں موجود نہیں ہے اخبار بینی کا مذاق رکھنے والوں کو ضرور ہے کہ اسکی کاپی اپنے پاس رکھیں۔ دفتر اخبار پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہے۔

دوسری کتاب **سیاہ سفید** نام ایک ڈیٹیکٹو ناول ہے جس کو لالہ دینا ناتھ حافظ آبادی نے لکھا ہے اور کارخانہ پیسہ اخبار نے شائع کیا ہے الحکم کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہم ناول نویسی اور ناول خوانی کے خلاف ہیں کیونکہ ناولوں کا اچھا اثر ملک کے نوجوانوں کی حالت پر نہیں پڑا۔ اور یہ ایک سحر ہے جس سے انسان **کتاب اللہ** سے دور جا پڑتا ہے بلکہ ہماری ذاتی رائے ہے کہ جھوٹے فسانے اور جھوٹی کہانیوں کے پڑھنے کے ساتھ ہی جھوٹ کی تعلیم اور تربیت ہوتی ہے + جیسے یہ خیال صحیح ہے کہ ہماری ملک میں عورتیں بچوں کو دودھ کے ساتھ جھوٹ پلاتی ہیں ویسے ہی ہماری یہ رائے ہے کہ ناولوں کے ساتھ جھوٹ سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لئے ہم اس کتاب کو دیکھ کر پڑھنا تو کیا خوش نہیں ہو سکتے اور اس کتاب کے مصنف کی خدمت کو قابل قدر نہیں سمجھتے اچھا ہوتا اگر اس کتاب کے بجائے وہ کوئی تاریخی رسالہ شائع کرتے + اس کتاب میں کوئی معنوی حسن تو نہیں ہے البتہ اس کی ظاہری حالت میں نام کے لحاظ سے ایک جدت ضرور ہے یعنی ایک ورق سفید اور ایک نیلگوں چھاپا گیا ہے اور ٹائٹل پیج نصف سیاہ اور نصف سفید ہے قیمت ۱۰ر کارخانہ لاہور سے ملتی ہے کاش ہمارے ملک کے ناول نویس اپنے ملک پر رحم کریں۔

افریقہ کی جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس۔

ذیل میں افریقہ کی جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک عرض کے عنوان سے برادرم حبیب الرحمن صاحب نمبردار حاجی پور کا ایک خط درج کیا جاتا ہے اُمید ہے کہ ہمارے احباب خصوصاً کلنڈنی میں رہنے والے بھائی اسکا مفصل اور صحیح جواب لکھ کر منشی حبیب الرحمن صاحب کے پاس بھیج دیں گے + میاں احمد دین صاحب مرحوم الحکم کے خریدار تھے لیکن جب اُن کا اخبار واپس آیا اور راقم سے کھول کریم نے دیکھا تو واپسی کی وجہ یہی لکھی ہوئی تھی کہ مکتوب الیہ فوت ہو گیا۔ غرض یہ یقینی امر ہے کہ مرحوم کا انتقال ہو چکا ہے۔ باقی امور کے متعلق برادران معظم افریقہ سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ جلد جواب دیں گے وہ خط منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس و نمبردار حاجی پور کا یہ ہے

افریقہ کی دوستوں کی خدمت میں ایک عرض

برادران سلمکم اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو ایک ضروری کام کے واسطے تکلیف دی جاتی ہے براہ مہربانی جواب سے مشکور فرماویں۔

میاں احمد دین ولد وزیر احمد ساکن بہرام تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر شاید تین سال ہوئے کہ افریقہ گیا تھا اور بزمرہ کمپونڈران ملازم رہا افریقہ پہونچکر وہ حضرت امام الزمان سے بیعت ہوا اب ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا انتقال ہو گیا اُس کا بھائی اور والدہ موجود ہے متوفی کا روپیہ اور اسباب وہاں موجود ہے اگر یہاں آجاوے تو اُس کے پس ماندگان کے کام آجاوے براہ مہربانی آپ کوشش کریں اگر اس کے متعلق اگر کسی مختار نامہ وغیرہ کی ضرورت ہو تو بذریعہ خط مجھے اطلاع دیں کہ میں یہاں سے بھیج دونگا

والسلام

راقم حبیب الرحمن احمدی از موضع حاجی پور ڈاک خانہ بھگواڑہ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر ملک پنجاب۔

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی متعلق

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بمبئی ہوس ۲۳ر جولائی ۱۹۰۱ء کو دار الامان وارد ہوئے آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ ۲۴ر جولائی کو لاہور سے ولایت کے سفر کے ارادہ سے مع الخیر روانہ ہوں گے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ر جولائی ۱۹۰۱ء کو جہاز پر سوار ہو جائیں گے اور اوائل اکتوبر میں واپس آجائیں گے۔

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی۔

جناب خانصاحب منشی نواب خانصاحب تحصیلدار جہلم بھی ۲۳ر کو دار الامان تشریف لائے۔ خانصاحب موصوف جہلم سے تبدیل ہوکر گجرات جاتے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول موسمی تعطیلات کے لئے غالباً ستمبر میں ایک مہینہ کے لئے بند کیا جاوے گا اسوقت درج رجسٹر طلبا کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے جن میں سے پچاس کے قریب بورڈر ہیں۔ جو گجرات۔ پشاور۔ ہوشیارپور۔ لاہور گورداسپور لدھیانہ وغیرہ کے اضلاع کے رہنے والے ہیں۔

جناب میرزا خدابخش صاحب آجکل خانصاحب نواب محمد علی خانصاحب رئیس اعظم مالیرکوٹلہ کی ریاست کے ناظم ہوکر مالیرکوٹلہ میں تشریف فرما ہیں اس لئے کتاب عسل مصفا کے لئے مرزا صاحب موصوف کے نام مالیرکوٹلہ کے پتہ سے ہونی چاہئیں

بیعت

نظام الدین صاحب - حاجی وہ بھنی نمبردار گاؤں ضلع ملتان تحصیل کرم پور۔ ڈاک خانہ میلسی
زوجہ ۔۔ دختر ۔۔ اہلیہ ثانیہ ۔۔
محمد حسن صاحب - محمد حسین صاحب ۔۔
جمال الدین صاحب ڈاکٹر ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ ویلور۔
دیوان شاہ صاحب - بٹہ سیالکوٹ
کل خاندان عزیز الرحمن صاحب ولد حبیب الرحمن صاحب - بریلی۔
حبیب الرحمن صاحب ۔۔
عبد المجید صاحب - گجرات حال سیالکوٹ
نبی بخش خانصاحب - ہریانہ - ہوشیارپور
خدابخش خانصاحب ۔۔ ۔۔
شیر محمد خانصاحب ۔۔ ۔۔
فضل محمد خانصاحب ۔۔ ۔۔
ملا شیخ امام الدین صاحب امام مسجد - وہ برجی - گوجرانوالہ - ڈاک خانہ ۔۔
سید حسن علی شاہ صاحب - داعی والہ ضلع سیالکوٹ تحصیل و ڈاک خانہ رعیہ
مرزا مہتاب بیگ صاحب - سیالکوٹ
ماسٹر ہدایت اللہ صاحب - گجرات
حال جہلم ماسٹر ایم بی ہائی سکول جہلم۔
محمد یوسف صاحب ۔۔ ۔۔
ولی داد صاحب - بستی دریام کملانہ ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ۔
غلام محمد صاحب ۔۔ ۔۔ ۔۔
عبد اللہ صاحب - شنکار - گورداسپور - بٹالہ ڈاک خانہ ڈیرہ نانک
مہر شاہ صاحب ۔۔ اللہ رکھا صاحب ۔۔
اللہ دین صاحب ۔۔ امام الدین صاحب ۔۔
غلام محمد صاحب ۔۔ گلاب صاحب ۔۔
غلام محمد صاحب نمبردار - بلوخیل - میانوالی تحصیل و ڈاک خانہ ایضاً۔
ہیڈ ماسٹر سٹی سکول بنوں۔
سید سلامت علی صاحب - بریلی - قلعہ خال
عبد اللطیف صاحب رفوگر
میاں نادر صاحب - سید والہ - منٹگمری

الراقم محمد سراج الحق نعمانی

متفرق خبریں

قسطنطنیہ میں حجاموں کو حکم ہوا ہے کہ حجامت سے پہلے اپنے ہاتھ صابون سے اور آلات سوکھانے ملے ہوئے پانی سے صاف کر لیا کریں تاکہ جلدی امراض ایک دوسرے سے نہ لگ سکیں اور چونکہ ہاتھی دانت اور سینگ کے دستے دھونے میں دقت ہوتی ہے اس وجہ سے آئندہ فولادی دستوں کے اُسترے رکھیں۔

لودہیانہ کے مقدمہ حبس بیجا میں بجائے ایک کے دو ڈپٹی انسپکٹر پولیس ملوث ہوگئے ہیں۔ آئندہ ۲۴ تاریخ کو ہے۔

ڈاکٹر پالمیل مشہور فرانسیسی حکیم نے ایک نئی مشین نکالی ہے جس سے زخم سی سکتے ہیں انسان کے جسم پر یا جانور کے بدن پر کوئی زخم ہو تو اس مشین سے بہت جلد بغیر درد اور تکلیف کے سیا جا سکتا ہے۔

بقول ایک عالم علم ہیئت یہاں غیر معمولی گرمی اس وجہ سے ہے کہ آفتاب کا ایک داغ جس کا ۲۲ کروڑ مربع میل ہے کرہ ارض کے محاذ میں آگیا ہے۔

جاپان میں تین روسی افسر بندرگاہ کی قلعہ بندی کے نقشے اُتارتے ہوئے گرفتار ہوئے اور چھ ماہ قید کی سزا ملی۔

ضروری نوٹس

جن خریداران اخبار کے ذمہ بقایا سابق اور قیمت سال حال ہے وہ براہ کرم جلد قیمت بھیجدیں سال رواں میں سے سات ماہ گذرنے کو آئے + جن احباب نے پچھلے مہینہ میں بلا وجہ وی پی واپس کیے ہیں وہ اپنے حساب کے ساتھ حرجانہ وی پی بھی روانہ کریں + بعض خریداروں کے نام جنہوں نے وی پی واپس کیے ہیں اس غرض سے ہم کسی اگلی اشاعت میں شائع کریں گے تاکہ وہاں کی جماعتیں قیمت وصول کرنے میں ہمکو مدد دیں۔ کیونکہ ہم کو شبہ ہوتا ہے کہ وہ احمدی جماعت کے ممبر ہیں یا نہیں۔ خاکسار ایڈیٹر

+ سابق شیعہ تھے اب احمدی ہیں۔

روز نامچہ آمد مدرسہ تعلیم الاسلام مئی و جون سنہ ۱۹۰۱ء

نام چندہ دہندگان	عام اغراض	مد آمد مساکین فنڈ
غلام حسین صاحب احمدی راولپنڈی	۳ر	+
نبی بخش صاحب ”	۲ر	+
گلاب دین صاحب رہتاس جہلم	۴ر	+
مولوی سید محمد رضوی صاحب حیدرآباد دکن	۵ہ	+
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ۔ رامپور	ہ	+
سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار مین پوری معرفت غلام دستگیر صاحب	+	ہ
مولوی خدا بخش صاحب عہ بابو برکت علی صاحب عہ مولوی خدا بخش صاحب ہ ۔	معہ	+
کارڈ چھپوائی ۲ار چھپوائی اشتہارات وغیرہ معرفت شیخ یعقوب علی صاحب معہ	معہ ۱۴	+
سراج الدین صاحب صدر قانون گو گلگت	عہ	+
معرفت روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر	۸؏ر	۴؏ر
مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم	۵ہ	+
فیس مدرسہ ماہ اپریل ۔ مدرسہ	۱۱ر	+
” بورڈنگ ہاؤس ”	للعہ	+
منجملہ مبلغ معہ مبلغ للعہ واپس کئے گئے بابت قیمت کاغذ وغیرہ ۔	للعہ	+
محمد عظیم صاحب کلرک ۔ لاہور	۶ر	+
کریم بخش صاحب رفوگر ”	۱۰ر	+
ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۔	عہ	+
		+
شیخ عبد الرحیم صاحب مدرس ”	۸ر	+
شیخ عبد الرحمن صاحب ” ”	۴ر	+
منشی عبد الرؤف صاحب ” ”	۲ر	+
مخفی ۔	للعہ	+
علی بخش صاحب سب اوورسیر نہر گنگ	؏	؏ر
معرفت حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کمیٹی فروخت کتب	۹؏ر	
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	ہ	ہ
حبیب الرحمن صاحب ... حاجی پورہ کپورتھلہ	+	ہ
عبد الصمد صاحب مہتمم مدرسہ بناء العلوم پٹیالہ ۔	۴؏ر	+
محمد بخش صاحب ٹھیکیدار کڑیانوالہ ۔ گجرات	ہ	+
معرفت حامد شاہ صاحب بقایا عید فنڈ سیالکوٹ	للعہ	+

نام چندہ دہندگان	عام اغراض	مد آمد مساکین فنڈ
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رامپور	ہر	+
شیخ کرم الٰہی صاحب معرفت عبد الصمد صاحب پٹیالہ	؏	+
شیخ عباد اللہ صاحب ” ”	۸؏ر	+
حافظ نور محمد صاحب ”	۴ر	+
منشی عبد العزیز صاحب اہلمد کلکٹری سہارنپور	عہ	۸؏ر
راجہ شیر محمد صاحب بی اے ۔ جموں	۵عہ	+
علی احمد صاحب نمبردار چک باریہ	+	۸ر
عبد الرحیم صاحب مدرس قادیان	۸ر	+
مفتی محمد صادق صاحب سیکنڈ ماسٹر ”	؏	+
مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ”	عہ	+
مولوی مبارک علی صاحب ۴ر محمد نصیب صاحب ۲ر	۶ر	+
قاضی امیر حسین صاحب مدرس قادیان	عہ	+
معرفت حکیم محمد حسین صاحب ۔ جماعت لاہور	ے	+
منشی عبد الرؤف صاحب قادیان	۲ر	+
عزیز بخش صاحب ؏ عبد الرحمن صاحب ؏	؏	؏
حافظ دل احمد صاحب ۔ ڈیرہ غازیخان	عہ	+
عزیز بخش صاحب ۵ہ عبد الرحمن صاحب ۸؏ر ڈیرہ غازیخان ۔	۵ہ ۸ر	+
عبد اللہ صاحب ”	۸؏ر	+
چراغ دین صاحب ۔ امرتسر	۴؏ر	+
فیس مدرسہ و جرمانہ	۵ہ ۱۱ر	+
حبیب الرحمن صاحب و اہلیہ صاحبہ موصوف حاجی پورہ کپورتھلہ ۔	+	عہ ۔ عہ
ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب	؏	+
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جہلم	ہ	
حکیم فضل الدین صاحب قادیان فروخت کتب	۱۵؏	
معرفت بابو غلام دستگیر صاحب شملہ	+	للعہ ۵ر
بابو برکت علی صاحب ”	عہ	+
فیس بورڈنگ ہاؤس قادیان	۵ہ ۴ر	+
منشی گلاب دین صاحب رہتاس	۴ر	+
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۔ امرتسر	+	۸ر
منشی عبد العزیز صاحب دہلی ۔	+	عہ
قاضی نعمت خان صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ	ہ	+

رسالہ سراج الحق حضرت امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت [illegible]